© rasailojaraid.com

فکرِ لطیف

از جناب لطیف انور صاحب گورداسپوری

تہذیبِ آشیاں سے کہاں آگہی ملی
پیوست تنکے تنکے میں اک برہمی ملی

رونا ملاک رونے کی خاطر ہنسی ملی
بدتر ہزار موت سے اک زندگی ملی

جب اس کو میرے رنج میں تیری خوشی ملی
پھر نکتہ چیں کو تہ نہ کسی بات کی ملی

اے شمع تیرے سوز سے کیا روشنی ملی
پروانہ جل بجھا تو نئی زندگی ملی

ہم جس طرف سے نکلے تمہاری گلی ملی
بچ کر کہاں نکلتے کوئی راہ بھی ملی

اے آنے والو! راحتِ ساحل نہیں نصیب
کیا راستے میں ناؤ کوئی ڈوبتی ملی

کیا کہئے، دل کو اور تھی کس شے کی آرزو
ملنے کو اس کو درد ملا بے کلی ملی

دیکھے گا اس کی خاک کو حسرت سے آسماں
مٹ کر تری گلی میں جسے زندگی ملی

در پردہ سوزِ غم کا تصرف تھا جا بجا
ہر دل میں ایک آگ سی گویا دبی ملی

دل ہو سکا نہ جلوۂ جاناں سے مطمئن
فرصت نہ کشمکش سے نظر کو کبھی ملی

دل پر محیط ہونے لگا شرک کا خیال
جب عقل کو نہ کنہ تری ذات کی ملی

بربادیوں سے میرا نشیمن نہ بچ سکا
ہر تنکے کے لباس میں بجلی چھپی ملی

خوابِ حرم میں بھول گئے ہم خیالِ دیر
انور کہاں پہنچ کے حدِ بندگی ملی

© rasailojaraid.com